روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۲۶ - جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ ، ۱۴ صلح ہش ۱۳۷۰، ۱۴ جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹے چھوٹے خطرات بڑے بن جائینگے

"اب جبکہ روس اور امریکہ کی صلح ہو چکی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے خطرات زیادہ قوت کے ساتھ اُبھریں گے اور ان کو اب آتش فشاں پہاڑوں کی طرح جاگ کر آگ برسانے سے کوئی دنیا میں روک نہیں سکے گا۔ کیونکہ دنیا کی بعض اور عظیم قوموں کے مفادات یہ چاہتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں چھیڑ خانی چلی جائے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا۔ اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی ...... اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مؤاخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دُور ہے۔ لیکن اگر اسکی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل جدید ص ۹-۱۰)

خاندان حضرت اقدس میں شادی کی تقریب سعید

مکرم باسل احمد خاں صاحب ابن مکرم شاہد احمد خاں صاحب کی شادی کی تقریب سعید ۶۔ جنوری ۱۹۹۱ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ بارات صبح پونے آٹھ بجے ربوہ سے روانہ ہوئی اور اسی روز ۴ بجے سہ پہر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس تقریب سعید میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ مکرم باسل احمد خاں صاحب کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ صائمہ خاں صاحبہ بنت مکرم مصطفےٰ احمد خاں صاحب کے ساتھ جلسہ سالانہ U.K ۱۹۹۰ء کے موقع پر پڑھا تھا۔

۸۔ جنوری ۱۹۹۱ء کو (پرائیویٹ احاطہ) محلہ دارالصدر ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں خاندان حضرت اقدس کے افراد اور احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت معززین بھی شریک ہوئے۔ اس موقع پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے اجتماعی دعا کروائی۔

یاد رہے کہ دولہا مکرم شاہد احمد خاں صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کے بیٹے اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے) کے نواسے ہیں۔ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب و حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے ہیں۔ اسی طرح دلہن بھی حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی پوتی ہیں۔ اور مکرم مرزا حمید احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔

جماعت کے دوستوں خصوصاً نوجوانوں کو نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"میرا تجربہ ہے کہ بعض دفعہ کسی کی طرف سے ایک ہی خط آتا ہے تو اس کے لئے دعا اس زور سے نکلتی ہے کہ وہ قبولیت کا موجب ہو جاتی ہے حالانکہ مجھے اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور نہ وہ میرا جانا بوجھا ہوتا ہے وہ رقعہ مختصر اور سادہ ہوتا ہے۔ مگر اسے پڑھ کر ایک بجلی سی پیدا ہو جاتی ہے اور اتنے زور کے ساتھ دعا نکلتی ہے کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اس کا کام ہو گیا۔ لیکن بعض کے بیسیوں بیسیوں رقعے آتے ہیں۔ بے شک ان کے لئے بھی دعا نکلتی ہے اور ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں لیکن اس کے پیچھے وہ بجلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے لکھنے والا دعا کا قائل نہیں ہوتا یونہی رسمی طور پر دعا کے لئے لکھ دیتا ہے۔ اس کے ماں باپ احمدی ہوتے ہیں یا دوست احمدی ہوتے ہیں وہ دعا کے قائل ہوتے ہیں وہ اسے کہتے ہیں کہ تم ان سے بھی دعا کے لئے کہنا تو وہ لکھ دیتا ہے لیکن بوجہ اخلاص اور اور جوش کے نہ ہونے کے دعا کرنے والے کے اندر بھی ویسی تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ اگر دعا کرنے والے کے اندر بھی اخلاص اور جوش پایا جاتا ہو وہ دعا کی اہمیت کو سمجھتا ہو اور پھر وہ کسی کے پاس جاتا ہے اور اسے دعا کے لئے کہتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے اندر دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کے اندر خود جوش اور اخلاص نہیں اسے دعا کی قبولیت پر یقین نہیں وہ اپنی جدوجہد پر توکّل کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ کیونکہ دعا جوشِ اخلاص اور یقین کے بغیر قبول نہیں ہوا کرتی۔ غرض اپنے کاموں کے علاوہ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا جس حد تک ہماری طاقت تھی ہم نے کوشش کی۔ اب تو ہی اس کام کو پورا کر دے کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے باہر ہے۔ تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم دعا کرتے رہو تو مجھے کسی خطبہ کی ضرورت ہی

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴۔ صلح ۱۳۷۰ ہش ۱۴۔ جنوری ۱۹۹۱ء

عزیزوں کے ساتھ فروتنی اور انکسار

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

" (صاحب ایمان) کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالےٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ۔ ان میں ہر طرح کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا ۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے ۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں ۔ یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔"

یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ اس ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فروتنی اور انکسار کو ایمان کی علامت قرار دیتے ہوئے اس امر کی طرف ہماری توجہ مبذول فرما رہے ہیں کہ ہمیں فروتنی اور انکسار اختیار کرنا چاہیئے اور کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا لیکن اس کے علاوہ ایک اور اہم بات کی طرف بھی حضور اشارہ فرما رہے ہیں اور وہ یہ ہے ۔ عزیز و اقارب کے ساتھ تعلقات میں فروتنی اور انکسار نہائت لازمی ہے ۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دوسرے لوگ تو ایک شخص کی تعریف کر رہے ہیں اور اس کے عزیز و اقارب ناک بھوں چڑھا رہے ہیں ۔ بڑا مغرور ہے ۔ کسی کی پرواہ نہیں کرتا ۔ ہمیں تو اپنا رشتہ دار ہی نہیں سمجھتا ۔ پتہ نہیں کیا بن گیا ہے ۔ یہ باتیں اکثر سننے میں آتی ہیں ۔ اور حقیقت بھی یہی ہوتی ہے کیونکہ دوسروں کے ساتھ تو تعلق تکلّفات کی چادر میں لپٹے ہوتے ہیں ۔ طبیعت کا سیدھا سادہ اظہار تو اپنوں کے ساتھ ہوتا ہے ۔ فروتنی اور انکسار اسی وقت حقیقی ہو سکتا ہے جب انسان اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بھی فروتنی اور انکسار کا اظہار کرے ۔ اور اگر دیکھا جائے تو حق بھی زیادہ انہیں کا ہے ۔ وہ اس کے اپنے ہیں ۔ ان سے پیار اور محبّت کا سلوک ہونا چاہیئے اور یہ پیار اور محبّت فروتنی اور انکسار کا تقاضا کرتے ہیں ، اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے عزیزوں سے فروتنی اور انکسار کا اظہار کرنے کی توفیق دے ۔

مَیں نئے پھُولوں کی آمد روکنے والا ہوں کون
مَیں تو غنچے دیکھ کر دیتا ہوں باغوں کو دُعا
میرا مستقبل انہی کے رنگ و بُو میں ہے نہاں
ہر قدم پر مَیں تو چاہوں گا بہاروں کی فضا

ــــــ ابو الاقبال

آئینہ سامنے رکھ کر تُو ذرا غور تو کر

کِس نے ہمدم یہاں ہر اک تجھے نعمت دی ہے
دِل دیا، دَرد دیا، اپنی محبّت دی ہے
آئینہ سامنے رکھ کر تُو ذرا غور تو کر
کس نے تجھکو یہ تری چاند سی طلعت دی ہے
اپنا غم ہو غمِ دوراں ہو کہ ہو فکرِ معاش
ہر غم و فکر میں اک طرح کی لذّت دی ہے
ہنس نہ اتنا کہ خوشی غم میں بَدل جائے گی
حق نے ہر چیز تمہیں حسبِ ضرورت دی ہے
آ کے خود اس میں وہ دن رات بَسا رہتا ہے
کِسقدر اس نے ترے قلب کو وسعت دی ہے
ہے یہ کتنا بڑا احساں کہ تجھی کو اُس نے
اپنی دنیا کی ہر اِک شَے پہ حکومت دی ہے
وہ خدا جس نے کئے چاند ستارے پیدا
اور اُنہیں تیرے لئے نُور کی خلعت دی ہے
جس نے تیرے لئے کہساروں کو گلزار کیا
اور پھُولوں کو عجب رنگت و نکہت دی ہے
نیک و بَد کی تجھے پہچان عطا کی جس نے
عقل و دانائی عطا کی ہے فراست دی ہے
راستے دونوں دکھا کر بھی رکھا ہے آزاد
جس طرف چاہے چلا جائے اجازت دی ہے
آنکھ دی کان دیئے حُسنِ تکلّم بخشا
ذوقِ نظّارہ دیا عِلم کی دولت دی ہے
شاہِ یثرب سا نبیؐ دنیا میں مبعوث کیا
اور قرآن سی بے مثل شریعت دی ہے
وائے افسوس! تو اُس کو بھی نہ پہچان سکا
جس نے کونین کی ہر اک تجھے نعمت دی ہے
تُو اگر اس کی اطاعت نہ کرے صَد افسوس!
روز و شب اسکی عبادت نہ کرے صَد افسوس!

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست اسمائے گرامی ۔ جنکی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھائی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ چند ماہ کے دوران لندن میں مندرجہ ذیل احباب و خواتین کی نماز جنازہ (حاضر یا غائب) پڑھائی۔

۱۔ مکرم عبد المجید بھٹی صاحب کراچی
۲۔ " محمد بشیر صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر فیصل آباد۔
۳۔ مکرم قاضی بشیر احمد صاحب شیخوپورہ۔
۴۔ " چوہدری منیر احمد صاحب آف کوٹ احمدیاں سندھ (خسر مکرم مغفور احمد صاحب منیب مربی سلسلہ جاپان)۔
۵۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (برادر چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ)
۶۔ مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب (والد مکرم ڈاکٹر شریف اشرف صاحب) فیصل آباد
۷۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ ربوہ۔
۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مقبول احمد صاحب اظہر ڈنگہ ضلع گجرات۔
۹۔ عزیزہ مکرمہ شازیہ قریشی صاحبہ بنت مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب ساؤتھ آل (یو کے)۔
۱۰۔ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم۔
۱۱۔ مکرم بشارت الرحمان صاحب (اسسٹنٹ پریذیڈنٹ نیشنل بینک)۔
۱۲۔ مکرم داؤد شوسوچیں (خسر مکرم محمد عثمان چینی صاحب مربی سلسلہ)۔
۱۳۔ مکرم چوہدری اللہ داد صاحب مظفر گڑھ
۱۴۔ " مولانا سید اعجاز احمد صاحب صدر مربی بنگلہ دیش
۱۵۔ مکرم منشی عبد الرزاق صاحب صدر جماعت ناروآ بنگلہ دیش۔
۱۶۔ مکرم سردار محمد صاحب والد مکرم غلام محمد صاحب باڈی گارڈ۔
۱۷۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم پیر محمد عالم صاحب دفتر P.S لندن۔
۱۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔
۱۹۔ مکرمہ امۃ الشریف صاحبہ والدہ مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم۔
۲۰۔ مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب بنگلور انڈیا۔
۲۱۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اخوند محمد اکبر خان صاحب آف ڈیرہ غازی خاں۔
۲۲۔ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ (دادی مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب مربی سلسلہ گیمبیا) چک نمبر ۹، پنیار۔
۲۳۔ مکرم شیخ کلیم الدین صاحب انڈیا۔
۲۴۔ مکرمہ خاتون تیجو صاحبہ ماریشس
۲۵۔ مکرم محمد احمد صاحب سوکیجا کانپور (انڈیا)
۲۶۔ " میاں عبد الوہاب صاحب (خسر مکرم منیر دین صاحب) لاہور
۲۷۔ مکرم مولوی عبد الحمید صاحب کراچی۔
۲۸۔ " بشیر احمد صاحب۔ TWICKENHAM (یو۔ کے)
۲۹۔ مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔
۳۰۔ مکرم خواجہ جلال الدین صاحب (کارکن نظارت تعلیم) ربوہ۔
۳۱۔ مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک احمد خان صاحب ریحان ربوہ۔
۳۲۔ مکرم عبد الوحید صاحب پاکستانی جاکرتہ۔ انڈونیشیا۔
۳۳۔ مکرمہ فضل بی بی صاحبہ ہمشیرہ مکرم عبد الحی صاحب کابل۔ افغانستان۔
۳۴۔ مکرم رائے عبید اللہ صاحب ہنگلا ضلع سرگودھا۔
۳۵۔ مکرم محمد صدیق چوہان صاحب ربوہ
۳۶۔ " شیخ عبد القیوم صاحب کراچی
۳۷۔ " سردار یعقوب احمد صاحب ربوہ
۳۸۔ مکرمہ والدہ صاحبہ غلام علی صاحب کوٹلی افغاناں ضلع گجرات۔
۳۹۔ محترم شیخ مظفر علی صاحب راولپنڈی۔
۴۰۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المومن صاحب کاٹھگڑھی (والدہ مکرم عبد المغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ) ربوہ۔
۴۱۔ مکرمہ والدہ صاحبہ نعمت اللہ صاحب جاوید (مربی سلسلہ ناروے) اہلیہ مکرم عنایت اللہ صاحب آف محمود آباد سندھ۔
۴۲۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ
۴۳۔ " محمد رؤف صاحب انڈونیشیا موصی (والد مکرم حسن بصری مربی سلسلہ سرینام)
۴۴۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ جڑانوالہ موصیہ (خوش دامن سمیع اللہ سیال صاحب)۔
۴۵۔ مکرم محمود احمد صاحب بستان افغاناں سیالکوٹ (ابن ماسٹر محمد رفیق صاحب۔ صدر جماعت) نوجوانی میں حادثہ کا شکار ہوا۔
۴۶۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ
۴۷۔ " چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت لاہور۔
۴۸۔ MR. BILL HEDGES ہارٹلے پول (یو کے)
۴۹۔ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب (قائد خدام الاحمدیہ WURZBURG۔ جرمنی۔
۵۰۔ مکرم نذیر احمد صاحب ساجد ابن مکرم ماسٹر برکت علی صاحب لاہور۔
۵۱۔ مکرم سردار یعقوب احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ۔
۵۲۔ مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب (والدہ مکرم ڈاکٹر سفیر احمد صاحب) کراچی۔
۵۳۔ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم منصور خواجہ صاحب (امریکہ) سرگودھا۔
۵۴۔ مکرم چوہدری محمد عبد الرزاق صاحب (والد مکرم بریگیڈیئر عبد الوھاب صاحب) کراچی۔
۵۵۔ مکرم غلام احمد صاحب چغتائی لندن
۵۶۔ مکرمہ سیدہ فریدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم عبید السلام صاحب سونگڑہ انڈیا۔
۵۷۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اخوند محمد اکبر خاں صاحب ملتان۔
۵۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مستری اللہ دتہ صاحب کرتو شیخوپورہ۔
۵۹۔ مکرم چوہدری محمد دین صاحب سابق مینجر کریم نگر فارم سندھ۔
۶۰۔ مکرم مرزا نور محمد صاحب نارووال
۶۱۔ " شیخ مبشر احمد صاحب برادر شیخ ناصر احمد صاحب اسلام آباد۔
۶۲۔ مکرمہ محمودہ ظفر صاحبہ اہلیہ ظفر احمد صاحب نیویارک (بنت چوہدری غلام رسول صاحب سیکنڈ ماسٹر ربوہ)۔
۶۳۔ مکرم چوہدری غیر اللہ صاحب۔ امیر جماعت سانگلہ ہل۔

مولانا محمد منور

یہ تو چلتی ہے.....

ہمارے محبوب رہنما حضرت سیدنا محمود نے زندگی کو حسین بنانے کے بہت سے گُر ہمیں بتائے تھے۔ ۱۹۳۴ء میں جب لوگوں کی مالی حالت کمزور تھی۔ ملک میں بیکاری عام تھی۔ حضور نے جماعت کے افراد کو ملک سے باہر چلے جانے کا مشورہ دیا تھا۔ جن لوگوں نے اس نصیحت پر عمل کیا۔ انہوں نے بعد میں بتایا کہ انہیں بیرون ملک جاکر دنیوی آرام بھی نصیب ہوا۔ اور دین کی خدمت کی بھی خاطر خواہ توفیق نصیب ہوئی۔

بیرون ملک قیام کے دوران میرا مشاہدہ بھی یہی تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے باہر آ گئے ہیں۔ ان کے حالات ظاہری و باطنی طور پر بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ جب افریقہ میں سیاسی انقلابات شروع ہوئے تو ہم نے حضور کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو باہر چلے جانے کا مشورہ دیا۔ ہمارے بہت سے ہندوستانی اور پاکستانی احباب بر وقت افریقہ چھوڑ دینے کی وجہ سے مغربی ممالک میں عمدگی سے آباد ہو گئے اور ان کی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت بہتر ہو گئی۔

تعلیم اور صحت کا معیار بھی مغربی ممالک میں ہمارے ایشیائی اور افریقی ممالک سے بدرجہا بہتر ہے۔ بلکہ درحقیقت ان کا باہم مقابلہ کرنا ہی غلط ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہماری جماعت کے دوستوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔

ہمارے موجودہ امام کے باہر تشریف لے جانے سے ملکی اور غیر ملکی احباب نے ہر رنگ میں استفادہ کیا۔ بیرونی ممالک میں ہمارے مشن بھی

باقی صـ۶ پر

احمدی شعراء کی خدمت میں

ادارہ الفضل آپکی معیاری نظموں / غزلوں کا ہمیشہ منتظر رہتا ہے۔ ہمارے قارئین کے لئے آپ کے اشعار دلی تسکین کا باعث ہیں۔
امید ہے آپ یاد دہانی کے بغیر بھی اپنا کلام عنائت فرماتے رہیں گے۔
ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر ____

اسلامی جنگیں - دفاعی یا جارحانہ؟

آج جماعت احمدیہ کے اوپر دو ذمہ داریاں ہیں۔ اوّلین ذمہ داری یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد پر جو حملے کئے گئے ہیں حضرت بانی سلسلہ کی متابعت میں ہم ان حملوں کے جواب دینے پر مسلسل مستعد رہیں اور کلیتہً ان حملوں کو کچل کر ناکام اور نامراد بنا کے دکھا دیں!!

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ جمعہ ۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

تاریخ کے اوراق ہمیشہ اپنے حقائق محفوظ رکھتے ہیں خواہ انہیں بدلنے کی کیسی ہی کوشش کیوں نہ کی جائے۔ آنحضرتؐ کی سچائی دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے آپ نے اپنی سچائی اور پاک تعلیم سے ظلم، جبر اور استحصال کو ختم کیا اور امن اور محبت کے رشتے قائم کئے مگر اس کے باوجود معاندینِ اسلام اس حقیقت کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ پر جبر کا الزام لگاتے ہیں۔ حقیقت کیا ہے اس کے لئے کسی مباحثے یا مجادلے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اتنا جان لینا ضروری ہے کہ آپ کا ہر فعل قرآن کے مطابق تھا۔ خدا نے آپ کو جو بھی حکم دیا آپؐ نے اس پر پوری طرح عمل کر کے دکھایا۔ آپؐ قرآن کی عملی تصویر تھے۔ اور سارے قرآن کی تعلیم جبر کے خیال کو جھٹلاتی ہے۔

معاندینِ اسلام کے نزدیک آنحضرتؐ کی جنگیں جارحانہ تھیں اور اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔

معاندین کے اس الزام کی تحقیق کے لئے ہمیں تاریخ کے محفوظ اوراق دیکھنے ہوں گے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ مکہ کے گرم اور تپتے صحرا پر صرف مذہب کے نام پر چند لوگوں کو گھسیٹا جا رہا ہے۔ کہیں سے مظلوموں کی چیخوں کی ایسی دردناک آوازیں آ رہی ہیں کہ شدتِ غم سے دل پھٹا جا رہا ہے۔ غرض اللہ اور رسول کا نام لینے پر جبر و تشدد کی بھیانک مثالیں قائم کی جا رہی ہیں۔ اس پس منظر میں جہاد کی اجازت ملنے کا حکم تعجب انگیز نہیں بلکہ ضروری تھا کہ ظالموں کو مظلوموں کے ہاتھوں سے ہی ظلم کی سزا دی جاتی۔ پس ان حالات میں مسلمانوں کا جنگ لڑنا صرف اپنے دفاع کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ زبردستی لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے نہیں۔ وہ پہلا حکم جس کے ذریعے سے مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت ملی، بڑا فیصلہ کن حکم ہے۔ کیونکہ اس میں بامرِ مجبوری جنگ کی اجازت ملنے کی دو وجوہات بیان فرمائی گئی ہیں۔

۱۔ مسلمان جنگ کرنا نہیں چاہتے تھے مگر چونکہ ان سے جنگ کی جا رہی تھی اس لئے ان کے لئے دفاع کرنا ضروری ہو گیا۔

۲۔ چونکہ مسلمانوں پر حد سے زیادہ ظلم توڑا گیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا دی جاتی کیونکہ خدا ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا تھا۔

اگرچہ سارا قرآن تلوار کے زور سے اسلامی تعلیم کے پھیلانے کے عقیدے کا رد کرتا ہے لیکن قرآن کریم کی ایک سورہ یعنی سورہ انفال ساری اس بات کے رد میں ہے کہ اسلام کی جنگیں جارحانہ تھیں۔ کیونکہ خدا کے علم میں تھا کہ ایک وقت آئے گا جب کثرت سے اسلام کے جہاد پر اعتراض ہوگا۔ اس لئے ایک مکمل سورہ اس اعتراض کے رد میں اتاری

اس سورہ میں خدا نے کفار کی سازشوں اور محاربی سرکشیوں کا ذکر فرمایا ہے جو حد سے بڑھ گئی تھیں جس کی وجہ سے ان کا دفاع ضروری تھا۔ اس سورہ میں بیان کی گئی کفار کی چند سرکشیاں درج ذیل ہیں:۔

i۔ کفار نے رسولِ خدا کو قید کرنے، قتل کرنے اور مکہ سے نکال دینے کی کوشش کی۔ ان کی آخرالذکر کوشش کامیاب ہوئی لیکن وہی ان کی ہلاکت کا سبب بن گئی۔

ii۔ باوجود اس کے کہ کفارِ مکہ خانہ کعبہ کے حقیقی متولی نہ تھے وہ زبردستی لوگوں کو خانہ کعبہ کے پاس آنے سے روکتے تھے۔

iii۔ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تھے مگر ان کا حقیقی مقصد سیٹیاں بجا کر شور و غل پیدا کرنا تھا۔

iv۔ وہ اپنے اموال لوگوں کو خدا کے راستے سے روکنے کے لئے خرچ کرتے تھے۔ گویا اتنی گہری سازش سے اسلام پر حملہ آور تھے کہ اگر ان کو روکا نہ جاتا تو وہ اپنی دولت اور ثروت کے بل بوتے پر سارے عرب کو اپنا ہمنوا بنا کر اسلام پر حملہ کرتے اور اسے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتے۔

اس کے علاوہ اس سورہ میں یہ مضمون ہے کہ مسلمان کمزور تھے۔ وہ اس طاقت میں تھے ہی نہیں کہ جارحانہ عزائم رکھتے اور زبردستی لوگوں کو مسلمان بناتے بلکہ وہ خود اپنے ایمانوں کی حفاظت کے لئے خدا سے بار بار فریاد کرتے تھے اور انہیں یہ ڈر تھا کہ انہیں کوئی اچک کر نہ لے جائے چنانچہ خدا نے ان کی پکار سنی اور ہر موقع پر اپنے فرشتوں سے مسلمانوں کے کمزور لشکر کو قوت بخشی جس کے آگے کفار کی بڑی سے بڑی طاقت بھی نہ ٹھہر سکی۔

سورہ انفال میں خدا نے واضح طور پر لڑائی کی شرائط بھی بیان فرمائی ہیں۔ اور لڑائی کے آداب سکھائے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ کافروں سے جنگ کی بجائے ان پر ظلم کیا جائے۔ فرمایا:۔

"اے مومنو۔ جب تم کافروں کی کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔"

کیا جارحانہ عزائم رکھنے والے خدا کو یاد کیا کرتے ہیں۔ مسلمان تو کمزور تھے ان کی کامیابی کا سارا دارومدار دعاؤں اور ذکرِ الٰہی پر تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہؐ کے جہاد کا مقصد بجائے خود جبر و استحصال کو ختم کرنا تھا نہ کہ جبر سے اپنے دین کی تعلیم کو پھیلانا۔ اس لئے خدا نے حکم دیا کہ کفار سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک جبر کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ جبر کو ختم کرنے میں کسی ظلم یا زیادتی کی بھی توقع کی جا سکتی تھی۔ اس کا ازالہ یوں فرما دیا کہ:۔

"اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور تم حد سے نہ بڑھو اللہ یقیناً حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

غرض قرآنی تعلیم اور رسول اللہؐ کی ساری زندگی جبر سے اسلامی تعلیم پھیلانے کے اعتراض کا رد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سارا قرآن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی زندگیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جو تبدیلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار اور محبت سے اپنے صحابہؓ میں پیدا کی وہ ہرگز تلوار کے زور سے نہ کی جا سکتی۔

آج بودے اعتراضات سے بعض لوگ اسے تلوار کے زور سے پیدا کی ہوئی تبدیلی کا نام دیتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر بڑا شدید حملہ ہے۔ اس لئے آج جماعت احمدیہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینے پر مستعد ہو جانا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی سے آپ کی ذات بابرکات کی طرف ایسی باتیں منسوب ہو جائیں جن کا آپ کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

یادِ رفتگان ____ ڈاکٹر احمد غلام محمد

حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب

میرے والد حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب ڈھڈی راجپوت ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ خاندانی پیشہ زمیندارہ تھا۔ چھوٹی عمر میں قادیان تشریف لے گئے غالباً ۱۸۹۵ء میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم بھی حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کیا علیگڑھ سے بی۔ اے کیا۔ ۱۹۱۵ء میں بطور مربی بیرون ملک بھیجے گئے۔ کچھ عرصہ کولمبو سیلون میں دعوت الی اللہ کا فرض انجام دیا۔ بیشتر حصہ وہ ماریشس میں رہے۔ رمضان المبارک میں ہر سال نماز تراویح پڑھاتے تھے۔ تقریباً ۱۱ سال جتنی مدت ماریشس میں رہے۔ دن رات جماعتی معاملات اور تربیت میں مصروف رہتے۔ بڑی خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھتے۔ تقریر اردو زبان کے علاوہ انگریزی۔ فرانسیسی اور وہاں کی زبان (کریول) میں بھی کرتے تھے۔ پہلے مربی تھے۔ خدا کے فضل سے جماعت میں بڑی ترقی ہوئی۔ زندگی بڑی سادہ تھی۔ ٹھنڈے مزاج کے تھے۔ میں نے انہیں کبھی غصہ میں نہیں دیکھا۔ ان کے قیام کے دوران ماریشس میں کئی مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۹۲۶ یا ۱۹۲۷ء میں اپنے فرائض کامیابی سے ادا کرنے کے بعد واپس آئے۔ حضرت فضل عمر بنفسِ نفیس اپنے کثیر خدام کے ساتھ قادیان سے باہر پیدل تشریف لائے اور اپنے اس خادم مربی کا استقبال کیا۔ قادیان میں کچھ عرصہ گرلز ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ وہ S.A.V. بھی تھے۔ پھر ٹی آئی۔ ہائی سکول میں دینیات کے ٹیچر مقرر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ تک اسی خدمت پر فائز رہے۔ وہ قریباً ۱۷ سال تک محلہ دارالرحمت کے پریذیڈنٹ اور امام رہے۔ جلسہ سالانہ میں حضرت فضل عمر کے خطاب سے پہلے ان کی تلاوتِ قرآن مجید ہوتی تھی۔ حضور کو جب قرآن مجید سے کسی آیت کے بارے میں ضرورت پڑتی ان سے دریافت

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر

بشام سے کالام تک

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کو قدرت نے اپنے حسن سے مالا مال کیا ہوا ہے کراچی اور مکران میں بحیرۂ عرب کا ساحل لوگوں کے لئے تفریح کا باعث ہے۔ نگرپارکر کے صحراء میں جب بارش ہوتی ہے تو وہاں کے باسیوں کے لئے ہر روز عید کا سماں ہوتا ہے۔ بلوچستان کے وسیع و عریض خشک پہاڑی سلسلے معدنیات سے بھرپور ہیں۔ پنجاب کی زرخیزی پوری دنیا میں مشہور ہے اور یہاں سے گذرنے والے پانچ دریا۔ قدرت کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں خوبصورت برف پوش اور سبز پہاڑی سلسلے ہیں جن میں دلکش وادیاں ہیں جن کی سیاحت کے لئے پوری دنیا سے لوگ وطنِ عزیز میں آتے ہیں غرضیکہ ہمارے وطن میں فطرتی دلکشی کے خاطر خواہ سامان موجود ہیں۔

سوات پاکستان کی خوبصورت وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں سوات پاکستان کی سب سے خوبصورت وادی ہے۔ وادیٔ سوات ایک آزاد ریاست تھی لیکن ایک عرصہ سے یہ ریاست پاکستان کے ایک ضلع میں بدل چکی ہے۔ ضلع کا صدر مقام سیدو شریف ہے۔ وادیٔ سوات میں قدرتی حسن کے مشاہد کو ہر قسم کی خوبصورتی مل سکتی ہے۔ برف پوش اور سبز پہاڑی سلسلے میٹھے پانی کے چشمے، چیل کے خوبصورت درخت، زرخیز کھیت اور مختلف اقسام کے پھلوں کے درخت وادیٔ سوات میں پائے جاتے ہیں۔

اس وقت ہم ضلع سوات کی تحصیل بشام میں گھوم رہے ہیں۔ بشام وہ مقام ہے جہاں سے شاہراہ قراقرم ایک طرف راولپنڈی کی طرف جاتی ہے اور دوسری طرف گلگت سے ہوتی ہوئی چین چلی جاتی ہے۔ بشام سے ایک سڑک وادیٔ سوات کے مرکزی مقامات مینگورہ اور سیدو شریف کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس طرح بشام شہر کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ اسے جنکشن کی حیثیت حاصل ہے۔

اس وقت ہم بشام سے اس سڑک پر روانہ ہو رہے ہیں جو مینگورہ جاتی ہے بشام سے مینگورہ کے لئے سفر شروع ہوتے ہی مسافر کی طبیعت میں تر و تازگی آنی شروع ہو جاتی اور جوں جوں سفر آگے بڑھتا ہے یہ تر و تازگی بھی مزید بڑھتی جاتی ہے۔ انسانی آنکھ کو ہر لمحہ ہی ایک خوبصورت اور نیا منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ بل کھاتی ہوئی یہ شاہراہ اپنے پیچھے خوبصورت مناظر چھوڑتی جاتی ہے۔ پہاڑوں پر سبزہ اور درخت بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ خوبصورت انداز میں بنے ہوئے کھیت دیکھنے والے کے مزاج پر خوشگن اثر ڈالتے ہیں۔ سفر کے دوران ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی جس نے سفر کے لطف کو دوبالا کر دیا۔ دریائے سوات جو کہ اب ہمارے سفر کا ساتھی بن گیا ہے سفر کی لطافت میں اضافہ کرتے ہوئے مستقل مزاجی سے بہہ رہا ہے۔

راستے میں قابلِ ذکر مقام خوازہ خیلہ ہے۔ یہاں سے مینگورہ تک سڑک دو طرفہ ہو جاتی ہے۔ راستے میں سبز پہاڑیاں اور پھلوں کے درخت مسافر کو سفر کی تھکان کا ذرا بھی احساس ہونے نہیں دیتے بشام سے مینگورہ تک کا سفر تقریباً اڑھائی گھنٹے طویل ہے لیکن اس سفر میں وقت کا احساس نہیں رہتا تھکان کے آثار بھی نہیں آتے کیونکہ انسانی آنکھ ہر لمحہ قدرت کے ایک نئے خوبصورت منظر کو دیکھتی ہے۔

مینگورہ

بشام سے ہم اب مینگورہ شہر پہنچ چکے ہیں۔ مینگورہ ایک خوبصورت شہر ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سیاح ہر سال یہاں آتے ہیں۔ یہاں شہری سہولیات کی کمی نہیں۔ سیاحوں کی آمد کی وجہ سے یہاں کثیر تعداد میں ہوٹل موجود ہیں اور ہر معیار کے ہوٹل ہیں چنانچہ جس قدر خرچ مسافر برداشت کر سکے۔ اس قسم کا ہوٹل اسے مل سکتا ہے۔ یہاں کے بازار صاف ستھرے اور سڑکیں کشادہ ہیں۔

سوات میوزیم

مینگورہ کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہاں موجود سوات میوزیم کا ذکر ضروری ہے۔ یہ میوزیم دیکھنے کے لائق ہے اس میوزیم میں زیادہ تر بدھ مت کے زمانہ کے نوادرات رکھے گئے ہیں اور کچھ نوادرات بعد کے زمانہ کے ہیں۔ گوتم بدھ کی ساری زندگی کے حالات کی عکاسی بت تراشی کی صورت میں کی گئی ہے۔ میوزیم میں گوتم بدھ کے مجسمے کثیر تعداد میں رکھے گئے ہیں۔ بدھ مت کے نوادرات کے علاوہ سوات میوزیم میں ۹۰۰ سال سے ۲۵۰۰ سال قبل مسیح کے برتن اور عام ساز و سامان بھی رکھا گیا ہے۔ اس میوزیم کو دیکھنے کے بعد ہم سوات کی تاریخ اور تہذیب کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس سے سوات کے لوگوں کے محنتی ہونے کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ جس کو مینگورہ جانے کا اتفاق ہو وہ اس میوزیم کو ضرور دیکھے اور اپنی معلومات میں اضافہ کرے۔

سیدو شریف

سیدو شریف جو کہ ضلع سوات کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ مینگورہ شہر کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ ایک تو اس کی شہرت کی وجہ یہ ہے کہ یہ پہلے ریاست سوات کا دار الخلافہ تھا اور اب ضلع سوات کا ضلعی صدر مقام ہے۔ لیکن ایک اور باعثِ شہرت بات یہاں پر سوات کے مشہور بزرگ حضرت شیخ عبد الغفور قادری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ یہ قادری سلسلہ کے ایک مشہور بزرگ ہو گذرے ہیں جنہوں نے اپنے فیض روحانی سے یہاں کے لوگوں کو حصہ دیا۔ آپ کا وصال ۱۲۹۵ھ ہجری میں ہوا۔ شیخ صاحب کے مزار کو بہت خوبصورت بنایا گیا ہے۔ مزار خوبصورت مسجد کے صحن میں ہے۔ مزار کے ساتھ ایک کمرے میں شیخ صاحب کے تبرکات رکھے گئے ہیں جن کی لوگ زیارت کرتے ہیں۔

سیدو شریف ایک بہت ہی خوبصورت شہر ہے۔ یہاں کی سڑکیں صاف ستھری اور کشادہ ہیں۔ یہاں ہر قسم کی شہری سہولیات میسر ہیں۔ ہوٹل کثیر تعداد میں بنائے گئے ہیں کیونکہ یہاں سیاحوں کی آمد رہتی ہے۔ تعلیمی سہولیات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سیدو شریف میں ڈگری کالج موجود ہے۔

مرغزار

مینگورہ سے ۲۰ کلومیٹر دور ایک قابلِ دید اور دلکش مقام مرغزار ہے۔ مرغزار کی خصوصیت فطرتی حسن کے علاوہ یہاں موجود "سفید محل" ہے۔ اس محل کو والیٔ سوات نے ۱۹۴۱ء میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ محل فنِ تعمیر کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے محل کی عمارت میں اور اس کے ساتھ ساتھ پارک میں موجود کرسیاں اور بنچ سنگِ مرمر سے بنائی گئی ہیں۔ محل کی عمارت کے ارد گرد کا ماحول بہت ہی دلکش ہے۔ آجکل یہ محل ہوٹل کے طور پر استعمال ہو رہا ہے کثیر تعداد میں لوگ سفید محل کو دیکھنے آتے ہیں۔

مینگورہ سے بحرین

مینگورہ سے اب ہمارا سفر وادیٔ سوات کے ایک خوبصورت اور دلکش مقام کالام کی طرف شروع ہونے والا ہے۔ لیکن ہماری ویگن بحرین تک جائے گی جہاں سے باقی سفر دوسری سواری کے ذریعے شروع ہوگا۔ مینگورہ سے ویگن خوازہ خیلہ کے راستے سے بحرین جاتی ہے۔ یہ فاصلہ تقریباً ۷۰ کلومیٹر طویل ہے، یہ سفر بہت ہی دلچسپ تھا۔ راستے میں ہمیں بہت سے دلکش اور قابلِ دید مناظر دیکھنے کو ملے۔ اس سفر میں دریائے سوات ہمارا ساتھی بن جاتا ہے اور وہ اپنی موجودگی اور خوبصورتی کا احساس ہر وقت ہمیں دلاتا ہے۔

اس راستے میں پہاڑیاں پہلے سے زیادہ سرسبز ہونے لگیں۔ پہاڑوں پر درخت پہلے سے زیادہ دکھائی دینے لگے ہیں۔ اور اگر ہم اپنی نظر کو دور تک لے جائیں تو برف پوش پہاڑ ہماری نگاہ کا استقبال کرتے ہیں مینگورہ سے بحرین تک شاہراہ بہت اچھی حالت میں ہے راستے میں قابلِ ذکر مقام مدین آتا ہے۔ مدین شہر نما ہے اور خوبصورت وادی میں موجود ہے مدین شہر کا گرد و نواح یہاں کے باسیوں کو پرمسرت رکھتا ہے۔

اب ہماری ویگن بحرین پہنچ چکی ہے۔ بحرین کا مطلب ہے دو دریا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مقام پر دو دریا آپس میں مل جاتے ہیں۔ بحرین میں ہم نے جس ہوٹل سے دوپہر کا کھانا کھایا وہ نظارہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ دلکش منظر اب بھی مجھے یاد ہے۔ وہ ہوٹل دریا کے کنارے پر تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی بالکنی کے نیچے سے دریا بہہ رہا تھا۔ نگاہ نیچے کرتے تو دریا کا بہتا ہوا تیز اور شفاف پانی نظر آتا اور نگاہ اوپر اٹھتی تو خوبصورت پہاڑیاں نگاہ کو اپنے اندر جذب کر لیتی تھیں اور جب نگاہ میز پر پڑتی تو لذیذ اور ذائقہ دار چپلی کباب اپنی طرف متوجہ کرتے تھے۔

بحرین سے کالام

ابھی ہمارا سفر مکمل نہیں ہوا ہمیں وہ راستہ اختیار کرنا ہے جو ہمیں ہماری منزل کالام تک پہنچائے گا۔ بحرین ویگن اسٹینڈ پر موجود ایک ویگن ہمارا انتظار کر رہی تھی۔ ہم اس میں سوار ہوئے اور کالام کی طرف ہو لئے۔ بحرین سے کالام تک کا فاصلہ تقریباً ۳۵ کلومیٹر ہے بحرین سے کالام تک سڑک کا اکثر حصہ بہت اچھا ہے سوائے چند قدرتی مجبوریوں کے جہاں سے چشموں کا پانی سڑک سے گذرتا ہے وہاں سے سڑک ناہموار ہے۔ پھر

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۸۷۶ MIHARJA NE-NDRA S/O NATAWILASTRA پیشہ کاشتکاری عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۶/۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۴۳۰ مربع میٹر مالیتی 5.580.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ -/20.000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد MIHARJA NENDRA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ NURSALI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ CECE SRIWIYATA انڈونیشیا۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

نہیں۔ اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں اور تم دعا کرتے ہو کہ خدایا تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دے تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دے گی۔ اگر تم نمازوں میں کمزور ہو اور تم دعا کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو دور کر دے گا اور تم خود بھی نمازوں میں پابندی اختیار کرو گے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو تو تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر جوش۔ اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو۔ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں خصوصاً نوجوانوں کو کہ وہ اپنے اندر دعا کرنے کی عادت پیدا کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۸ء)

بقیہ: ص۳ سے آگے

وہاں جانے والے دوستوں کی حتی المقدور مدد کرتے تھے۔ مگر پیارے آقا کے وہاں تشریف لے جانے کے بعد نہایت منظم رنگ میں وسیع پیمانے پر وہاں جانے والے افراد جماعت کی آبادکاری کا کام سرانجام پانے لگا ہے دیکھتے ہی دیکھتے کئی ملکوں میں نئی احمدی جماعتیں بن گئی ہیں۔ اور پہلے سے قائم شدہ جماعتوں کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔

ایک جوان بچی کی میکے سے رخصتی دلوں کو تڑپا دیتی ہے۔ لیکن مقدر یہی ہوتا ہے کہ اپنے گھر سے جدا ہو کر ہی اس کی جھولی خدا تعالیٰ کے فضل سے چاند ستاروں سے بھر جاتی ہے۔ پیارے آقا کی یہاں سے روانگی کا واقعہ دلوں پر لرزہ طاری کر گیا۔ لیکن اس میں بھی کیا شک ہے کہ حضور کے وہاں جانے کے بعد جماعتی ترقی کا ایک بے مثال دور شروع ہو گیا۔ اور جماعت کو صد سالہ جشن تشکر منانے کی ایک مضبوط روحانی بنیاد مل گئی۔

اب یہ بات صرف ایمان تک محدود نہیں رہی کہ جماعت ابتلاؤں کی بھٹی سے گزر کر ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔ بلکہ ہم سب کا مشاہدہ بھی یہی ہے کہ وطن سے دور جا کر خدا کے عاجز بندوں کو وہ وہ برکتیں ملتی ہیں۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ اور یہ سلسلہ طویل عرصہ تک جاری رہے گا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دینی کی خدمت کی نیت سے صحیح اور جائز طریقے استعمال کرتے ہوئے بیرونی ممالک میں جائیں۔ اپنی نیک سیرت اور اعلیٰ اخلاق سے وہاں کے باشندوں کے دل خدا تعالیٰ اور جماعت کے لئے جیتیں اور ایک عظیم انسانی برادری کی بنیاد ڈالیں جسے کسی قسم کا نسلی۔ لسانی اور علاقائی تعصب کمزور نہ کر سکے۔ ہم میں سے جو باہر نہیں جا سکتے۔ وہ ان عظیم مقاصد کے حصول کے لئے شب و روز دعاؤں میں معروف رہیں۔ تا خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں اور دنیا امن و سکون کا گہوارہ بن جائے۔ مصائب اور مشکلات تو ہماری غذا کی طرح ہیں۔ ان سے ہم مضبوط۔ طاقتور اور تنومند ہوتے ہیں۔ ہمارے ہی متعلق شاعر مشرق نے فرمایا تھا۔

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

بقیہ: ص۵ سے آگے

بحرین سے کالام تک دریائے سوات ہمارے ساتھ ساتھ سفر کرتا ہے اور سفر کی لطافت میں اضافہ کرنے کا موجب بنتا ہے دریائے سوات کی دونوں اطراف مکان نظر آتے ہیں۔ ایک چیز جو اس راستے میں بہت اچھی لگی وہ یہ کہ دریائے سوات کو عبور کرنے اور علاقے کے مکینوں نے باہم رابطے کے لئے دریا کے اوپر لوہے کی مضبوط تار لگائی ہوئی ہے اور تار پر ایک پنگوڑہ نما چیز لٹکا دی ہے۔ تار کا جھکاؤ جس طرف کریں اس طرف پنگوڑہ سفر کرتا ہے۔ لوگ اس پنگوڑے پر بیٹھ کر دریا کو عبور کرتے ہیں۔ اس طرح دریا کے دونوں اطراف کے مکینوں کا آپس میں رابطہ رہتا ہے۔ اور طویل سفر طے کئے بغیر وہ دریا کے دوسری جانب پہنچ جاتے ہیں۔

کالام ہمارے سفر کی آخری منزل کالام تھی جہاں اب ہم پہنچ چکے ہیں کالام وادیٔ سوات کا پر فضا اور خوبصورت مقام ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ کالام کی سیر کئے بغیر سوات کی سیر مکمل نہیں ہوتی۔ یہ شہر قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ جس خوبصورتی کا بھی ذکر کریں وہ یہاں مل جاتی ہے کالام سے دریائے سوات بھی گذرتا ہے جو دریا کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ یہاں سبز پہاڑ بھی ہیں اور برف پوش پہاڑیاں بھی ہیں پہاڑوں پر آسمان سے باتیں کرتے ہوئے چیل کے درخت کثیر مقدار میں نظر آتے ہیں۔ زرخیز علاقے پر گہرا سبز گھاس انسانی نگاہ کو اپنی طرف ٹھہرا لیتا ہے۔

قدرتی حسن کے ساتھ ساتھ یہاں خوبصورت عمارتیں اور ہوٹل ہیں۔ گویا قدرتی حسن کے ساتھ ساتھ عمارتوں کے حسن نے یہاں دیکھنے والوں کی نگاہوں کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ یہاں اکثر عمارتوں کی چھتیں دھات کی ہیں اور ان چھتوں پر سرخ رنگ کا پینٹ کیا گیا ہے جو کالام کے حسن کو دوبالا کرتا ہے۔ یہاں کئی ہوٹل دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ تعمیر کئے گئے ہیں اور ہوٹل کی بالکنی دریا کے اوپر تعمیر کی گئی ہے جس سے ہوٹل میں ٹھہرنے والے کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

کالام میں دیکھی جانے والی ایک خوبصورتی جس کا ذکر کرنا ضروری ہے میں نے اس قسم کی خوبصورتی پہلی دفعہ دیکھی۔ وہ یہ کہ یہاں ایک ہوٹل والے نے ایک چشمہ کے پانی کے بہاؤ کو ایک چوڑے نالے کی صورت میں کر دیا تھا جس کی گہرائی تقریباً ایک فٹ یا اس سے کچھ کم تھی اور نالے کے اندر کرسیاں اور میز رکھے گئے تھے جہاں پر لوگ بیٹھ کر اشیائے خورد و نوش استعمال کرتے ہیں اور اس طرح کھانے پینے کی لذت کے ساتھ ساتھ ماحول کی لذت سے بھی حظ اٹھاتے ہیں۔ یہ منظر اور یہ سوچ دونوں ہی خوبصورت ہیں۔ میرے ساتھ ان خوبصورت مناظر کو دیکھنے والوں میں مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم خالد احمد صاحب، مکرم ناصر احمد محمود صاحب، مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب اور مکرم عبدالناصر منصور صاحب جو سب مربیان کرام ہیں، شامل تھے۔ ان سب لوگوں نے بھی قدرت کے ان حسین مناظر کے لطف سے حصہ پایا اور ان مناظر کی یاد اب بھی محفوظ ہے۔

وادیٔ سوات کے حسن اور دلکشی کے تذکرے تو ہم کر سکتے ہیں لیکن وادی کے قدرتی حسن کو الفاظ میں حقیقی طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حسن کا تذکرہ تو ہو سکتا ہے لیکن اس کی حقیقی تصویر نہیں کھینچی جا سکتی۔

اگر آپ بھی وادیٔ سوات کے دلکش اور خوبصورت نظاروں سے حظ اٹھانا چاہتے ہیں تو آنے والی گرمی کی چھٹیوں میں اپنے کچھ ایام سوات میں ضرور گذاریں اور صحتمند تفریح پر اپنے روپے کو خرچ کریں۔

میں نے اس مضمون میں وادیٔ سوات کے حسن اس کے دلکش مناظر، اس کے قابل دید مقامات کا ذکر کیا لیکن اس حسن ظاہری کو دیکھ کر فوراً خیال اس ہستی کی طرف چلا جاتا ہے جس نے اس حسن کو پیدا کیا اور دل میں یہ بات اثر کرتی ہے کہ نہ جانے وہ خالق کائنات خود کتنا خوبصورت ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک سعید احمد صاحب رشید مربی سلسلہ کی اہلیہ کا اپریشن ۱۵ جنوری کو ہو رہا ہے احباب انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدیل احمد ابن مکرم محمد اشرف علی خاں صاحب
ڈنگہ ضلع گجرات

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

فاخرہ شبنم بنت مکرم بشارت احمد صاحب
چک نمبر ۲۶ ج ب کلاں ضلع فیصل آباد

مباہل احمد شاہد ابن مکرم مسعود احمد طاہر صاحب
دارالعلوم شرقی ربوہ

سیدہ منزہ بشریٰ بنت مکرم سید شرجیل جیلانی صاحب
ناصر آباد ربوہ

بابر حمید ابن مکرم عبدالحمید صاحب
میرابھڑ کا - آزاد کشمیر

لقمان احمد ابن مکرم عبدالرحمن صاحب
باب الابواب ربوہ

طاہر احمد انجم ابن مکرم ریاض احمد انجم صاحب
چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد

قدیر احمد طاہر ابن مکرم بشیر احمد صاحب
بی بی پاکدامن لاہور

سلیمان منصور ابن مکرم عبدالرحیم صابر صاحب
معلم وقف جدید ربوہ

شاہ زیب نعیم ابن مکرم کیپٹن نعیم احمد صاحب
کراچی

محمد فراز اعجاز ابن مکرم اعجاز احمد انور صاحب
مجلس صدر کراچی

مبشر احمد ابن مکرم اشفاق احمد صاحب
دارالعلوم ربوہ

فاتح الدین ابن مکرم مجید احمد صاحب
کھاریاں ضلع گجرات

منصور احمد ابن مکرم انیس احمد صاحب
مست پور ضلع سیالکوٹ

محمد انعام ابن مکرم وارث خان صاحب
مربی سلسلہ پشاور صدر

شہزاد احمد ابن مکرم اللہ رکھا صاحب
دارالعلوم ربوہ

محمد سلام ابن مکرم وارث خان صاحب
مربی سلسلہ پشاور صدر

عدیل احمد ابن مکرم خالد حسین صاحب
دارالعلوم جنوبی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال کی لیبارٹری میں جدید آلات کا اضافہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خطیر رقم کی لاگت سے لیبارٹری میں جدید مشینری کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے طبی ٹیسٹ جن کے لئے مریضوں کو ہسپتال سے باہر یا ربوہ سے باہر فیصل آباد وغیرہ جانا پڑتا تھا۔ اب اسی لیبارٹری میں ہو سکیں گے۔

لیبارٹری کی ترقی کے لئے پیتھالوجی کے ایک احمدی ماہر ونگ کمانڈر مکرم مرزا محمد داؤد صاحب ایم فل۔ الیف سی پی۔ ایس (پاک) کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جنہوں نے دو ہفتے کا عرصہ اس خدمت کے لئے وقف کیا۔ ان کے مشورے سے جو آلات منگوائے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ کمپیوٹرائزڈ سیمی آٹو میٹک اینے لائزر ANALYSER ۔ اس کے ذریعے چالیس مختلف قسم کے ٹیسٹ کئے جا سکتے ہیں۔ ٹیسٹوں کا معیار اور تعداد بھی اس سے بہت بڑھ جائے گی۔ اس سے خون کے مختلف اقسام کے اہم کیمسٹری ٹیسٹ کئے جائیں گے۔

۲۔ فلیم فوٹو میٹر۔ FLAME PHOTO METER یہ الیکٹرولائٹس ٹیسٹ کرنے کی مشین ہے۔ یہ بڑا قیمتی آلہ ہے اور فوری اور اہم ٹیسٹوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دن رات میں کسی بھی وقت اس سے فوری ٹیسٹ کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ مائیکرو بیالوجی کلچر کا نیا نظام متعارف کروایا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ شعبہ لیبارٹری میں موجود نہیں تھا۔ اس کے تحت یورین کلچر اور PUS کلچر کے ٹیسٹ ہو سکیں گے۔

لیبارٹری کی مزید بہتری کے لئے ایک اور پروگرام بھی بنایا گیا ہے جو سال بھر میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ اس کے تحت بلڈ سیل کاؤنٹر کی مشین کا اضافہ کیا جائے گا۔ جو خود کار طریق پر کام کرے گا۔ فی الوقت یہ کام ہاتھوں سے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ HISTO - PATHOLOGY کا نیا شعبہ قائم کیا جائے گا جو کہ BIOPSY ٹیسٹ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

لیبارٹری کی نئی دو منزلہ بلڈنگ بھی تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ جس میں ایک بڑے ہال میں جدید ترین مشینیں نصب کی جائیں گی۔

لیبارٹری میں جدید آلات کے اضافے سے، جگر، گردے، دل کی بیماریوں اور بلڈ پریشر، سرجری کیسز، عورتوں کی امراض کے کیسوں کے پیچیدہ ٹیسٹ اعلیٰ معیار کے ساتھ انجام پاسکیں گے۔ امید ہے کہ ان چیزوں سے فضل عمر ہسپتال کے خدمت خلق کے معیار میں نمایاں بہتری ہو سکے گی۔

• قدیمی • اوّلین • شہرۂ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۳۹۹۷

برانچیں: • کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱

• لاہور ۱- D - ۳ گلشن راوی

• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ

• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹

• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ

فون نمبر ۵۵۸

بقیہ: صفحہ ۲ سے آگے

فرماتے۔ گھر میں قرآن مجید ہر وقت خوش الحانی سے پڑھا کرتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے بے حد عشق تھا۔ اپنے زندگی کے حالات لکھے تھے لیکن افسوس کہ پارٹیشن کے وقت باقی سامان کے ساتھ وہاں ہی رہ گئے۔ قادیان سے جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکے قریباً ایک ماہ بعد ہی رحلت فرما گئے۔ ان کی عمر قریباً ۷۸ سال تھی۔ میں پارٹیشن کے وقت ضلع کرنال میں تھا اور ان کی وفات کے وقت پاس نہیں تھا۔ انہیں بطور امانت لاہور میں دفن کیا گیا۔ میں جب بطور ڈاکٹر مینٹل ہاسپٹل لاہور میں متعین ہوا مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ سنہ ۱۹۵۰ء یا سنہ ۱۹۵۱ء میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے فرزند میرے پاس آئے۔ مجھے کہا کہ وہ اپنے والد صاحب کا جسد مبارک جو لاہور میں بطور امانت دفن ہیں ربوہ لے جانا چاہتے ہیں۔ اگر میرا بھی ایسا ارادہ ہے تو پھر ان دونوں بزرگوں کو اکٹھے لے جاتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ضرور۔ چنانچہ ہم ان دونوں نیک ہستیوں کو ٹرک کے ذریعہ ربوہ لے گئے۔ دونوں بزرگ ہستیاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں بعد نماز جنازہ دفن کی گئیں۔ والد محترم نے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے اپنی پوری زندگی دینی فرائض کی بجاآوری میں گزار دی۔ دنیاوی زندگی سے کسی قسم کی دلچسپی نہیں تھی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس ہفتہ کے روز وزیر اعظم کی صدارت میں ہوا جس میں کونسل کا طریق کار اور ضابطے وضع کئے گئے اور دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

○ پشاور میں سیاسی پارٹیوں اور طلباء تنظیموں نے امریکہ کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا اور صدر صدام کے حق میں نعرے لگائے۔ انہوں نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ خلیج سے اپنی فوجیں نکال لے۔

○ جھنگ شہر میں کرفیو کے باوجود فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ روز پولیس کی فائرنگ سے ایک نوجوان ہلاک ہوگیا۔ شہر میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ متواتر اعلان ہو رہا ہے کہ کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی مار دی جائے گی۔

○ فیصل آباد میں انجمن سپاہ صحابہ کے ایک تعزیتی جلسہ میں فائرنگ سے دو کانسٹیبلوں سمیت ۵ افراد زخمی ہو گئے۔

○ پاکستان جیورسٹس ایسوسی ایشن کے صدر نے کہا ہے کہ قصاص و دیت آرڈیننس ۵ جنوری سے غیر مؤثر ہو چکا ہے کیونکہ اسے قانون کے مطابق چار ماہ کے اندر اندر پارلیمنٹ میں پیش کر کے منظوری حاصل نہیں کی گئی۔

○ وزیر خارجہ کی صدارت میں گزشتہ روز ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا جس میں کئی وفاقی سیکرٹری اور اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں خلیج کی ممکنہ جنگ کی صورت میں پاکستان پر پڑنے والے اثرات۔ تیل اور اشیائے خور و نوش کے ذخائر کا جائزہ لیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے بغداد پہنچ کر صدر صدام حسین سے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔

○ امریکی کانگرس نے کثرت رائے سے صدر بش کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ اگر عراق ۱۵ جنوری تک کویت خالی نہ کرے تو وہ اس کے خلاف طاقت کے استعمال کا حکم دے سکتے ہیں۔

○ امریکہ یورپ اور کئی ایشائی ملکوں میں ممکنہ جنگ کے خلاف زبردست مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ لندن، پیرس، روم، برلن اور دنیا کے دوسرے بڑے بڑے شہروں میں لاکھوں لوگوں نے امن مارچ کئے اور جنگ کے خلاف نعرے لگائے۔

○ لتھوانیہ کی تمام تنصیبات اور اہم عمارتوں پر قبضہ کے بعد اب روسی فوجوں نے جارجیا میں بھی کارروائی شروع کر دی ہے۔ جسکی وجہ سے صورتحال انتہائی سنگین ہوگئی ہے۔ فوج کے ساتھ جھڑپوں میں دو فوجیوں سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ایتھوپیا میں شدید قحط کی وجہ سے سینکڑوں لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ امدادی تنظیموں کا کہنا ہے کہ روس کی اقتصادی بدحالی کی وجہ سے مغربی ملکوں نے سارا زور روس کی مدد پر لگا دیا ہے اور ایتھوپیا کو نظر انداز کرنا شروع کر دیا ہے۔ جسکی وجہ سے مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ بھارت میں سکھوں کے ساتھ مسلح جھڑپوں میں گذشتہ روز مزید ۱۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ امرتسر کے نواح میں ۱۱ سرحدی دیہات میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔